40769-اذیت پہنچنے کا احتمال ہوتو داڑھی بڑھانا

سوال

میرا سوال داخلی گڑبڑ کے متعلق ہے، میری رغبت یہ ہے کہ میں سنت نبویہ پر مکمل عمل کروں، اور خاص کر مکمل داڑھی رکھوں اور لباس بھی ٹخنوں سے اوپر سنت کے مطابق ہو، لیکن جن حالات میں ہم اپنے ملک میں رہ رہے ہیں ان میں اس طرح سنت پر عمل کرنا بہت مشکل ہے.

اگر میرے محلہ میں کوئی بھی تخریب کاری کی کاروائی ہو تو اس کے بارہ میں پوچھ گچھ کا سب سے پہلا نشانہ میں بنوں گا، اس پر مستزاد یہ بھی کہ آپ ملک میں جس شہر میں بھی جائیں اور آپ باشرع داڑھی اور سنت کے مطابق ٹخنوں سے اوپر لباس والے ہوں تو سب سے پہلے آپ کو ہی روکیں گے، امانت کے ساتھ بات یہ ہے کہ ایسے افراد بھی ہیں جو میری حالت میں ہی ہیں لیکن اس کے باوجود وہ سنت پر عمل کرنے کا التزام کرتے ہیں، میرا اعتقاد ہے کہ ان کا ایمان قوی ہے جس نے انہیں اس کی اجازت دے رکھی ہے، اس لیے میں اپنے نفس اور دین کے متعلق ڈرتا ہوں، تو کیا یہ شرعی عذر بن سکتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

آدمی پر مکمل اور پوری داڑھی رکھنا
فرض ہے، اور اسے منڈانا حرام ہے؛ احادیث میں صریحا داڑھی بڑھانے کا حکم آیا جن میں
سے چند ایک احادیث یہ ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

" مونچھیں کٹاؤ اور داڑھی کو اپنی
حالت پر چھوڑ دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5554) صحیح
مسلم حدیث نمبر (259).

اور ایک دوسری حدیث میں نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مشرکوں کی مخالفت کرو، اور داڑھی
بڑھاؤ، اور مونچھیں کٹاؤ "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5553).

اور ایک روایت میں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" مونچھیں پست کرو، اور داڑھی لمبی
کرو، اور مجوسیوں کی مخالت کرو"

صحیح مسلم حدیث نمبر (260).

علامہ ابن مفلح رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" ابن حزم رحمہ اللہ اس پر اجماع نقل
کیا ہے کہ مونچھیں کٹوانا اور داڑھی کو اپنی حالت میں رہنے دینا فرض ہے " انتہی.

دیکھیں : الفروع (130/1).

قمیص اور سلوار اور تہہ بند اور لنگی
وغیرہ میں اسبال یعنی کپڑا ٹخنوں سے نیچے رکھنا حرام ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ
علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" جو تہہ بند اور چادر ٹخنوں سے نیچے
ہے وہ آگ میں ہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5450).

اور ایک روایت میں رسول کریم صلی
اللہ علیہ وسلم کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

" مسلمان کا لباس نصف پنڈلی تک ہے،
اور ٹخنوں اور نصف پنڈلی کے درمیان رکھنے میں کوئی حرج نہیں، جو ٹخنوں سے نیچے ہے
وہ آگ میں ہے، جس نے بھی اپنی ازار (نیچے باندھنے والی چادر) تکبر کے ساتھ لٹکا
کر کھینچی اللہ تعالی اس کی جانب دیکھے گا بھی نہیں "

مسند احمد حدیث نمبر (11415) سنن
ابوداود حدیث نمبر (4093) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابوداود میں اسے صحیح
قرار دیا ہے.

مومن شخص پر واجب ہے کہ وہ واجبات و
فرائض پر عمل کر کے اور حرام سے اجتناب کرتے ہوئے اللہ کا تقوی اختیار کرے، اور اس
کے لیے اپنی وسعت و استطاعت کو خرچ کرے.

بندے کا ایمان جب بھی قوی ہوگا تو اس
کے لیے اپنے پروردگار جل جلالہ کی خوشنودی و رضا کی راہ میں مشقت برداشت کرنا ممکن
ہو، اور وہ اس مشقت کی کوئی پرواہ نہیں کریگا.

اور شیطان لعین تو انسان کو خوفزدہ
کرنے کی حرص رکھتا اور کوشش کرتا رہتا ہے، اور اسے استقامت کی راہ سے دور کرنے کے
درپے رہتا ہے، جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا بھی فرمان ہے :

**.{یہ تو صرف شیطان ہی ہے جو اپنے
دوستوں سے ڈراتا ہے، تم ان کافروں سے نہ ڈرو اور میرا خوف رکھو، اگر تم مومن ہو}**.آل
عمران (175).

اس لیے شیطانی وسوسوں اور وہم کے
سامنے انسان کو سر تسلیم خم نہیں کرنا چاہیے.

اور اگر یہ خطرات جو آپ نے ذکر کیے
ہیں حقیقی ہوں، نہ کہ صرف وہم تو ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ بعض واجبات کو ترک کرنے
کے لیے عذر ہیں، تا کہ متوقع ضرر و نقصان کو دور کیا جا سکے، اور یہ اکراہ و جبر کی
ایک قسم ہے.

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے :

**.{جو شخص اپنے ایمان کے بعد اللہ سے
کفر کرے سوائے اس کے کہ جس پر جبر کیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر برقرار ہو مگر
جو لوگ کھلے دل سے کفر کریں تو ان پر اللہ تعالی کا غضب ہے، اور انہی کے لیے بہت
بڑا عذاب ہے}**.النحل (106).

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا
فرمان ہے :

"یقینا اللہ تعالی نے میری امت سے
بھول چوک اور خطا اور جس پر انہیں مجبور کر دیا گیا معاف کر دیا ہے"

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر(2045)
علامہ البانی رحمہ اللہ اسے صحیح ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن مسلمان شخص کو بچنا چاہیے کہ
کہیں یہ شیطانی وسوسہ اور اس کی جانب سے مزین کردہ عمل، اور اس اپنے دوستوں کی طرف
ڈرانا نہ ہو، اور واجبات و فرائض میں کوتاہی اور انہیں چھوڑنے کی ابتدا کا سلسلہ تو
نہیں.

اس لیے اپنے دل کے ساتھ سچائی ضروری
ہے کہ آیا یہ حقیقی ضرر و نقصان ہے یا نہیں؟

اللہ تعالی آپ کو ہر قسم کی خیر و
بھلائی کی توفیق نصیب فرمائے، اور حق پر ثابت قدم رکھے.

واللہ اعلم.